لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
قرآنی دعائیں
قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی

نیکی؟

اعزاز ۔ مشن ۔ کارِ خیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدا کے نیک بندے نماز روزے کے علاوہ اپنا کچھ وقت اَوراد و وظائف میں بھی صرف کرتے رہتے ہیں۔ سب سے بہتر وظیفہ تو قرآن شریف کی تلاوت ہے جس سے جتنا ہو سکے پڑھے، بشرطیکہ ساتھ ساتھ مطلب بھی سمجھتا رہے، اور عمل پیرا رہے۔ بعض اَوقات کم فرصتی و حاجت مندی کی کشمکش میں لوگ یہ طریقہ اختیار کر لیتے ہیں کہ صرف دُعائیں اور مناجاتیں وظیفہ کے طور پر اختیار کر لیتے ہیں۔ اَوراد و وظائف کی بھی بہت سی کتابیں ہیں، جیسے دلائل الخیرات حصن حصین حزبُ البحر۔ اَورادِ فتحیہ۔ حزب الاعظم۔ مناجاتِ مقبول وغیرہ۔ اسی طرح یہ رسالہ بھی دُعاؤں کا مجموعہ ہے۔ مگر اسمیں جو دُعائیں ہیں وہ صرف قرآن پاک سے لی گئی ہیں۔ اور وُہی مقبول دُعائیں لی گئی ہیں جو خدا تعالےٰ نے تعلیم کی ہیں یا اپنے نیک بندوں کی طرف سے نقل فرمائی ہیں۔ ہر ایک دُعا کا اُردو ترجمہ ہے اور ترجمے کے علاوہ معلومات بھی، یعنی یہ دُعا کس نے کی اور کس غرض سے کی؟ تاکہ دُعا مانگنے والا دُعا کا مطلب سمجھ کر اپنے مطلب کے موافق عرضِ مُدّعا کرے۔ اِس کتاب کی سب دُعائیں خدا تعالےٰ کی سکھائی ہوئی ہیں پس کوئی دُعا یا کوئی مناجات ان قرآنی دُعاؤں سے بڑھ کر مستند نہیں ہو سکتی۔

دُعا کی قبولیت کے متعلق اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ خدا تعالےٰ

نے ارشاد فرمایا ہے "مجھ سے دُعا کرو، میں قبول کروں گا"۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دعا عبادت کا مغز ہے"۔ اور فرمایا "جس شخص کو دعا کی توفیق ہوگئی تو گویا اس کے لئے قبولیت کے دروازے کھل گئے"۔ اور دُعا نازل شدہ بلا کے لئے بھی نافع ہے اور اُس بلا کے لئے بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئی۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ "بلا نازل ہوتی ہے اور ادھر سے دُعا پہنچکر اس سے ملتی ہے اور دونوں میں قیامت تک کشتی ہوتی رہتی ہے"۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قبلِ مصیبت دعا کرتے رہنا چاہیے کیوں کہ اس کی برکت سے مصیبت نہیں آتی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی قبولیت کی یہ بھی شکل ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے کوئی بلا ٹل جاتی ہے۔ بس دُعا کرکے خواہ قبول ہونا معلوم ہو یا نہ ہو، بدگمان نہ ہونا چاہیے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "دُعا میں ہمّت نہ ہارو، کیوں کہ دُعا کے کرتے ہوئے کوئی ضائع نہیں ہوتا"۔

اور ارشاد فرمایا کہ "دُعا مسلمان کا ہتھیار ہے اور دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے"۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ "کوئی ایسا مسلمان نہیں جو دُعا میں اَڑ جائے اور پھر اس کو عطا نہ ہو، خواہ سرِدست اُس کو دیدیں یا آیندہ کے لئے جمع کر دیں"۔

اِس سے معلوم ہوا کہ دُعا قبول تو ضرور ہوتی ہے، مگر اس کی مختلف صورتیں ہیں، کبھی وہی چیز مل جاتی ہے اور کبھی اس کے لئے جمع ہو جاتا ہے۔ غرض اُس کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلانے سے کچھ نہ کچھ مِل کر رہتا ہے لیکن ان تمام باتوں کے باوجود دیکھا جاتا ہے کہ اکثر لوگ، عوام تو کیا بہت سے خواص بھی اس سے بے رغبتی و بے توجہی کرتے ہیں یہاں تک کہ جو معمولی اوقات دُعا کے ہیں، جیسے پنج وقتہ

نماز، ان میں سوائے آموختہ سا پڑھ دینے کے کسی خاص شوق و دلچسپی کا اثر تک نہیں پایا جاتا۔ ہاں اگر کوئی بڑی ہی مصیبت آن پڑتی ہے اور ہاتھ پاؤں مارنے سے کچھ کام نہیں چلتا، تب کہیں مجبوراً ایک آدھ کو شاذ و نادر اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ ہوتی ہے، وہ بھی دعا کے ساتھ نہیں بلکہ کوشش یہ کی جاتی ہے کہ کوئی وظیفہ یا عمل وغیرہ شروع کر دیا جائے خواہ شرع کے موافق ہو یا مخالف، اور اگر کسی نے بڑی احتیاط کی اور شرع کی موافقت کا بھی کچھ لحاظ کر لیا تب بھی ان اعمال میں وہ برکت کہاں جو اللہ و رسول کی تعلیم فرمودہ دعاؤں میں ہے۔

غرض متقدمۂ دعا میں چند کوتاہیاں ہو رہی ہیں:

۱ ۔ جب تک مصیبت سر پر نہ آ جائے دعا کی طرف توجہ نہ ہونا۔

۲ ۔ اور پھر ایسے وقت میں بھی اللہ و رسول کی بتلائی ہوئی دعائیں چھوڑ کر نئے نئے وظائف پڑھنا۔

۳ ۔ بدشوقی و بے رغبتی سے دعا کرنا اور جی نہ لگانا۔

۴ ۔ قبولیت کا یقین اور اُمنگ نہ ہونا۔

۵ ۔ جلدی اور تقاضا مچانا اور ذرا دیر ہو جائے تو تنگ ہو کر چھوڑ دینا۔

اِن کوتاہیوں کا تدارک کرنے کے لئے مناسب معلوم ہوا کہ جو جامع دُعائیں خیر و برکت، فلاحِ دارین، دنیا و آخرت کی بہتری، صبر، استقامت، توفیقِ شکر، کامل ایمان اور اکمل ایقان، توفیقِ اعمالِ صالحہ، ایمان پر خاتمہ، نیک بندوں کے ساتھ حشر، رحم و کرم، مغفرتِ ذنوب، کفارۂ سیئات، رضا اور تسلیم، مفسدین اور بد معاش لوگوں کے مقابلے میں نصرت و حمایت اور نیز انھیں جیسے اعلیٰ اور ارفع مقاصد کی اپنے مولےٰ سے طلب گاری

کے لئے قرآن پاک میں وارد ہیں، ان کو جمع کر دیا جائے۔ مگر زیادہ طوالت کے خوف سے صرف وہی قرآنی آیتیں قرآنی ترتیب کے مطابق مرتب کی گئی ہیں جن میں دُعا کے الفاظ صاف و صریح ہیں۔

قرآنی دُعاؤں کو چند وجوہات کی بنا پر ترجیح حاصل ہے:

۱۔ جب خود حاکم عرضی کا مضمون بتلا دیتا ہے تو اس کی منظوری میں پھر کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔ اسی طرح جو دعائیں اللہ تعالےٰ نے خود تعلیم فرمائی ہیں تو وہ بلاشک قبولیت سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ ۲۔ ان میں جس قدر دینی و دنیوی ضرورتوں کی رعایت کی گئی ہے، اگر ہم لوگ قیامت تک بھی سوچیں تو ممکن نہیں کہ ایسے جامع مضامین تجویز کر سکیں۔ ۳۔ بعض اوقات دعا کے مضمون میں بے ادبی ہو جاتی ہے، جس سے وہ دُعا اُلٹی وبالِ جان ہو جاتی ہے۔ مثلاً کسی صحابی رضؓ نے صبر کی دُعا کی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم نے بلا کی درخواست کی۔ اور ایک صحابیؓ نے یہ دُعا کی تھی، جتنا عذاب مجھ کو آخرت میں ہونا ہو، وہ سب یہیں ہو جائے۔ تو حضورِ مقبولؐ نے ان کو تنبیہ فرمائی تھی۔ غرض اپنی رائے اور قیاس سے مضمون اختیار کرنے سے اس قسم کا اندیشہ رہتا ہے۔ چنانچہ اِس رسالہ میں مجموعی طریق سے اِن سب کوتاہیوں کا تدارک ہو گیا ہے۔

آخر میں یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ یہ رسالہ اِس غرض سے جمع نہیں کیا گیا ہے کہ کلام پاک کی تلاوت کو چھوڑ کر اس کا وِرد کیا جائے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کی تِلاوت کے علاوہ جس کسی کو مزید تسکین کے لئے دُعاؤں کا وِرد کرنا ہو، وہ اِن دُعاؤں کا وِرد کرے۔ یہ دُعائیں اکثر انبیاء علیہم السّلام کی ہیں اور دُنیاوی و اُخروی دونوں قسموں کے

مقاصد پر حاوی ہیں۔

دُعا کیجئے کہ خدا تعالےٰ آپ کو ہم کو اور سب مسلمانوں کو توحید و سنّت پر قائم رکھ کر نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

مُرَتِّبْ
بشیر محمّد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

الفاتحة

آیت ۱ تا ۷

دُعا طلبِ ہدایت: یہ دُعا خدا تعالیٰ نے بندوں کی زبان سے فرمائی کہ جب ہمارے دربار میں حاضر ہو تو ہم سے یوں سُوال (دُعا) کیا کرو۔

ترجمہ:- سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جو سارے جہان کا پالنے والا ہے نہایت مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھی راہ بتلا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے فضل فرمایا، جن پر نہ تیرا غصہ ہوا اور نہ وہ گمراہ ہوئے۔ آمین

س

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ (67) آیت ترجمہ

البقرة ٢

یہ حضرت موسیٰ ع نے اُس وقت فرمایا تھا جب بنو اسرائیل کو ایک قاتل کی شناخت کے سلسلے میں گائے ذبح کرنے کا حکم سُنایا گیا۔ اور وہ لوگ حضرت موسیٰ ع سے کہنے لگے کہ کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں؟"

ترجمہ:- میں اللہ تعالیٰ کی پناہ

دعا	ترجمہ و تشریح
	مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں ہوؤں۔
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ آیت نمبر 156 البقرة ٢	رنج و مصیبت کے وقت کی دُعا ۔ ترجمہ:- ہم اللہ ہی کا مال ہیں (وہ ہم کو جس حال میں چاہے رکھے) ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ آیت نمبر 201 البقرة ٢	یہ دین و دنیا کے لئے خیر و برکت طلب کرنے اور دوزخ کے عذاب سے نجات پانے کی جامع ترین دُعا ہے، اس کی فضیلت خدا تعالےٰ نے خود بیان فرمائی ہے۔ ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی خیر و برکت دے اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔
	یہ طلب صبر اور دشمنوں پر فتح پانے کی دُعا ہے۔ اِس دُعا کی بدولت لشکرِ طالوت نے باوجود قلّت کے جالوت کے لشکر پر فتح پائی تھی۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۵۰﴾ آیت 250 البقرۃ ۲	ترجمہ:۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر ڈال دے، اور (لڑائی میں) ہمارے قدم جما، اور کافروں کی جماعت پر ہم کو فتح دے۔
	دِل کے اطمینان اور اِزالۂ خلجان کی دُعا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے پسند اور قبول فرمائی ہے۔
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ البقرۃ ۲ آیت 285	ترجمہ:۔ ہم نے (تیرا ارشاد) سُنا اور قبول کیا۔ اے ہمارے پروردگار (ہم) تیری بخشش چاہتے ہیں، اور تیری ہی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔
	یہ رحم و مغفرت طلب کرنے اور آسانی و کامیابی اور دشمنوں پر فتح یابی کی دُعا ہے۔ کیسے پیارے لفظ ہیں اور کیسی عمدگی سے عاجزی اور مسکینی کا اِظہار ہے، دین و دُنیا کی حاجتوں میں سے کوئی ایک بات بھی تو چھوٹنے نہیں پائی۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اِن دُعاؤں کو پڑھتے تھے اور فرشتے آمین کہتے تھے۔

ترجمہ :- اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں، تو ہم کو نہ پکڑ اے ہمارے پروردگار! جو لوگ ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ جس طرح اُن پر تو نے بھاری بوجھ ڈالا تھا، ویسا بھاری بوجھ ہم پر نہ ڈال۔ اور ہمارے پروردگا ہم سے اتنا بوجھ نہ اُٹھوا جس کی ہم کو طاقت نہیں اور ہمارے قصوروں سے درگزر اور ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے۔ تو ان لوگوں کے مقابلہ میں جو کافر ہیں، ہماری مدد کر۔	رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ البقرة ۲ آیت نمبر 286
یہ استقامت اور رحمت طلب کرنے کی دُعا ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے خود تعلیم فرمائی ہے۔ آج کل اس دُعا کی بڑی ضرورت ہے کیوں کہ ہدایت کے بعد گمراہی ایک شدید ترین مصیبت ہے۔ اسلامی عقائد سے منحرف اور متزلزل کرنے والے بہت سے دشمن پیچھے پڑے ہوئے ہیں خدا اپنے فضل سے ان ظالموں سے بچائے۔	

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝٨ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝٩ آل عمران ۳ ٩	ترجمہ :- اَے ہمارے پروردگار ! ہمارے دِلوں کو ہدایت کرنے کے بعد (غلط راستے پر) نہ پھیر۔ اور اپنے پاس سے ہم کو رحمت عطا فرما۔ بے شک تو ہی دینے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار تو ایک دن جس (کے آنے) میں (کسی طرح کا) شبہہ ہی نہیں، لوگوں کو (اعمال کی جزا سزا کے لئے) اکٹھا کرے گا (تو اس دن ہم پر تیری مہربانی کی نظر رہے) بے شک اللہ تعالےٰ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔
رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝١٦ آل عمران ۳ 16	خدا تعالےٰ نے یہ دُعا ان لوگوں کی نقل فرمائی ہے جو آخرکار جنّتی ہوں گے۔ ترجمہ :- اے ہمارے پروردگار! ہم (تجھ پر) ایمان لائے ہیں، تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔
	طلب اَولاد کی دُعا ہے جو حضرت زکریاؑ نے بڑھاپے میں کی تھی، چنانچہ قبول

دعا	ترجمہ
رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾ آیت نمبر 38 آل عمران ۳	ہوئی اور حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے۔ ترجمہ:- اے میرے رب! مجھ کو اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا کر، بے شک تو دُعا کا سُننے والا ہے۔
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ﴿۱۴۷﴾ آیت 147 آل عمران ۳	بوقت جہاد یا مصائب وشدائد کے ہجوم کے وقت یہ دُعا مانگنی چاہیئے۔ ترجمہ:- اے ہمارے رب! ہمارے گناہ اور جو ہمارے کام میں ہم سے زیادتی ہوئی (وہ) بخش دے اور ہمارے قدم ثابت رکھ، اور ہم کو قوم کفار پر مدد (فتح) دے۔
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ﴿۱۷۳﴾ 173 آل عمران ۳	خوف ودہشت کے اِزالہ کی دُعا۔ صحابہ کرامؓ نے کفارِ قریش کے بھاری لشکر کی آمد کی خبر سُن کر یہ کہا تھا۔ ترجمہ:- ہم کو اللہ کافی ہے اور (وہ) کیا خوب (اچھا) کارساز ہے۔
	یہ اللہ کے نیک بندوں کی دُعائیں ہیں اس کے پڑھنے والوں کی خدا تعالےٰ نے

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ (191) سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ (192) رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ڰ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ (193) رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰي رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ (194)

اٰل عمران ۳

تعریف فرمائی ہے اور اجابت کا وعدہ کیا ہے۔

ترجمہ :- اے ہمارے پروردگار! تو نے اس (دنیا) کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ تیری ذات پاک ہے۔ تو اے ہمارے پروردگار ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھیو۔ اے ہمارے پروردگار! جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اس کو (بہت ہی) ذلیل کیا۔ اور (وہاں) گنہگاروں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک پکارنے والے (یعنی نبی) کو سنا کہ ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ۔ تو ہم ایمان لے آئے۔ پس اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو دور کر اور ہم کو نیک بندوں کے ساتھ خاتمہ کر۔ اور اے ہمارے پروردگار جیسے جیسے وعدے اپنے رسولوں کی معرفت تو نے ہم سے فرمائے ہیں، ہم کو نصیب کر اور قیامت کے دن ہم کو ذلیل

نہ کرکہ تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

مظلوم اور کمزور حالت میں کفّار کے جور وستم سے نجات پانے کی دُعا۔ ابتداءِ اسلام میں جب کفّارِ قریش کے ہاتھوں ضعیف مسلمان مرد، عورت اور بچے ہر قسم کی تکالیف اُٹھا رہے تھے۔ اُس وقت تنگ آکر انھوں نے یہ دُعا مانگی تھی۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۙ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝

(75) النساء ۴

ترجمہ :- اے ہمارے رب! ہم کو اس بستی سے نکال کہ یہاں کے لوگ ظالم ہیں۔ اور ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی کردے، اور ہمارے واسطے اپنے پاس سے (کسی کو) مددگار کردے۔

اِظہارِ عبودیت اور شرک سے بیزاری کی دُعا ہے۔

اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

(163) الانعام ۶

ترجمہ :- میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہی مجھ کو

	حکم ہوا اور میں سب سے پہلے فرمانبردار ہوں۔
رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ الاعراف، 23	یہ دُعا رحم اور مغفرت طلب کرنے کے لئے ہے۔ اس دعا کی بدولت حضرت آدمؑ اور حوّاؑ کو معافی ملی تھی۔ ترجمہ :- اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ کو خود تباہ کیا۔ اور اگر تو ہم کو معاف نہیں فرمائے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا۔ تو ہم بالکل برباد ہو جائیں گے۔
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ الاعراف، 47	یہ اصحاب اعراف کی دُعا ہے، دوزخیوں کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ سے یہ دُعا کریں گے : ترجمہ :- اے ہمارے رَبّ! ہم کو گنہگار لوگوں کے ساتھ (شامل) مت کر۔
	یہ دُعا حضرت شعیبؑ نے اُس وقت کی جب وہ اپنی قوم سے نا امید ہوئے

	اور ان کو یقین ہو گیا کہ اب وہ ایمان نہیں لائیں گے ــــــ جب انسان اپنی قوم کے ظلم سے عاجز ہو، تو یہ دُعا مانگ سکتا ہے۔
رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝ الاعراف، (89)	ترجمہ:- اے ہمارے رَبّ! ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔
	یہ فرعون کے جادوگروں کی دُعا ہے، جب وہ موسیٰ ؑ پر ایمان لے آئے تھے۔ گویا دشمنوں کے مقابلے میں صبر اور انجام بخیر ہونے اور ایمان کی سلامتی کی دُعا ہے۔
رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝ الاعراف، (126)	ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر ڈال دے اور (اپنی) فرمان برداری کی حالت میں ہم کو موت دے۔
	یہ حضرت موسیٰ ؑ کی دُعا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی تجلّی سے بے ہوش ہو کر گر پڑے تھے، ہوش میں آئے تو یہ کہا:

سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (143) الاعراف،	ترجمہ:- تیری ذات پاک ہے۔ میں نے تیری طرف توبہ کی اور میں سب سے پہلے یقین لایا۔
اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ (155) وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ؕ (156) الاعراف،	حضرت موسیٰ ؑ کی اِس دُعا سے وہ ستّر سرداران بنو اسرائیل بخشے گئے اور خدا نے ان کو از سرِ نو زندگی مرحمت فرمائی، جو اُن کے ساتھ یہ ضد کرکے طُور پر گئے تھے کہ خدا ہم کو اپنی آنکھوں سے بے حجاب دِکھاؤ، تو ایمان لے آئیں گے۔ ترجمہ:- تو ہی ہمارا مددگار (تھامنے والا) ہے۔ بس تو ہمیں بخش دے اور تو ہم پر رحمت کر، اور تو ہی سب سے بہتر بخشنے والا ہے (155) اور ہمارے لئے اِس دنیا میں اور آخرت میں بھلائی لکھ دے۔ ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔ (156)
	یہ ظالموں سے نجات پانے کی دُعا ہے، اس کی بدولت بنی اسرائیل (مع اپنے رہنما حضرت موسیٰ ؑ) فرعون کے پنجہ سے

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ج رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٨٦ یونس ۱۰ (86)	چھوٹے تھے۔ ترجمہ :- ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ظالم لوگوں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہم کو ان لوگوں (کے پنجے) سے نجات دے جو کافر ہیں۔
بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ٤١ هود ۱۱ (61)	سوار ہوکر روانگی کی دُعا۔ یہ دُعا حضرت نوحؑ نے اپنے ساتھیوں کو کشتی پر سوار ہوتے وقت تعلیم کی تھی۔ ترجمہ :- اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا۔ بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ قف اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ج تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ ١٠١ یوسف ۱۲ (101)	انجام بخیر ہونے کی دُعا۔ یہ حضرت یوسفؑ کی آخری دُعا ہے۔ آپ نے تمام جاہ وحشمت پر خاتمہ بالخیر ہونے کو ترجیح دی۔ حُسنِ خاتمہ سے بڑھ کر کونسی دولت بندہ کے لئے ہوسکتی ہے۔ ترجمہ :- اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے! دُنیا اور آخرت

	میں تو ہی میرا رفیق ہے۔ تو مجھ کو اپنی فرماں برداری کی حالت میں (دنیا سے) اُٹھا لے اور مجھ کو (اپنے) نیک بندوں میں داخل کر۔
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ ابراهیم ۱۴ ۴۰ تا ۴۱ آیت	اپنے اور والدین اور عام مسلمانوں کے لئے طلب برکت و مغفرت کی دُعا۔ یہ دُعا حضرت ابراہیمؑ نے کی تھی۔ قرآن مجید نے اسے سند اور نظیر کے لئے قیامت تک کے لئے اہلِ حق کے لئے نقل کر دیا ہے۔ ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار! مجھ کو توفیق دے کہ میں نماز پڑھتا رہوں۔ اور میری اولاد کو (بھی) اور اے ہمارے پروردگار! میری دُعا قبول فرما۔ اے ہمارے پروردگار جس دن (اعمال کا) حساب ہونے لگے، مجھ کو اور میرے ماں باپ، اور (سب) ایمان والوں کو بخش دینا۔
	یہ دُعا خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو والدین

کی مغفرت کے واسطے تعلیم فرمائی ہے، اس سے والدین کے کمال درجۂ عظمت و احترام پر روشنی پڑتی ہے۔

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

بنی اسرآئیل ۱۷

ترجمہ:- اے میرے پروردگار! جس طرح میرے والدین نے مجھے چھوٹے سے کو پالا ہے (اور میرے حال پر رحم کرتے رہے ہیں) اسی طرح تو بھی ان پر (اپنا) رحم کر۔

دشمنوں سے نجات اور ان پر فتح یابی کی دُعا۔ خدا تعالےٰ نے حضرت محمد صلعم کو یہ دُعا تعلیم کی۔ یہ دُعا ایسی جامع ہے کہ ہر کام کے شروع کرنے اور ختم کرنے کے لئے مفید ہے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

بنی اسرآئیل ۱۷

ترجمہ:- اے میرے پروردگار! مجھ کو اچھی جگہ پہنچا اور مجھ کو اچھی طرح نکال اور اپنی جناب سے مجھ کو (دشمنوں پر) فتحیابی کے ساتھ غلبہ دے۔

طلبِ رحمت اور استقامت کی دُعا ہے، جب اصحابِ کہف بُت پرست بادشاہ

دعا	تشریح و ترجمہ
رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا ۝١٠ الکھف ١٨ (15)	کے ظلم سے بچ کر پہاڑ کی کھوہ میں گئے تھے تو کھوہ میں پہنچ کر یہ دعا کی تھی۔ ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! ہم پر اپنی جناب سے رحمت نازل فرما اور ہمارے (اس) ارادے (کام) کی کامیابی (کے سامان) مہیا کر۔
رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۝٢٥ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝٢٦ طٰهٰ ٢٠	اطمینانِ قلب، حوصلہ مندی اور حصولِ مقاصد میں آسانی و سہولت کی دعا ہے۔ یہ دعا حضرت موسیٰؑ نے اس وقت کی ہے جب آپ نبوت سے سرفراز ہوئے اور فرعونِ مصر کی طرف پیامِ ہدایت لے کر بھیجے جا رہے تھے۔ ترجمہ:- اے رب! میرا سینہ کشادہ کر اور میرا کام آسان کر۔
رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا ۝١١٤ طٰهٰ ٢٠ (114)	زیادتیِ علم کی دعا۔ خدا تعالیٰ نے اس دعا کی تعلیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دی ہے، اس دعا میں تواضع بھی ہے اور شکر بھی۔ ترجمہ:- اے میرے پروردگار! مجھے اور زیادہ علم نصیب کر۔

اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۸۳﴾ الانبیآء ۲۱ (83)	اِبتلاء و آزمائش سے نجات کی دُعا۔ یہ حضرت ایوبؑ کی دُعا ہے، جب آپ سخت جسمانی آزار میں بتلا تھے۔ ترجمہ:۔ (اے میرے پروردگار) مجھ کو تکلیف ہو گئی ہے اور تو سب سے بڑا مہربان ہے (تو میرے حال پر رحم فرما اور مجھ کو شفا دے)۔
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ الانبیآء ۲۱ (87)	بلاؤں سے نجات پانے کی دُعا۔ احادیث میں حضرت یونسؑ کی اِسی دُعا کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اُمّت نے شدائد و نوائب میں ہمیشہ اس کو مجرّب پایا ہے۔ ترجمہ:۔ تیرے سوائے کوئی حاکم (معبود) نہیں، تو بے عیب (پاک) ہے۔ بے شک میں قصوروار ہوں۔
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ الانبیآء ۲۱ (89)	اشارۂ الٰہی سے یہ دُعا حضرت زکریاؑ نے ضعیفی میں طلب اولاد کے لئے کی اور سَو برس کی عمر میں فرزند پایا۔ ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار! مجھ کو اکیلا (یعنی بے اولاد) نہ چھوڑ

اور (یوں تو) تُو سب سے بہتر وارث ہے۔	
حضرت نوح علیہ السّلام نے کشتی میں سوار ہوکر یہ دُعا مانگی تھی۔ ترجمہ :- اے میرے پروردگار! مجھے مبارک جگہ میں اُتار، اور تو ہی سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔	رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾ المؤمنون ۲۳ 99
حضرت نوح ؑ کو لوگوں نے جھٹلایا تو آپ نے ان کفّار کی طرف سے ناامید ہوکر یہ دعا فرمائی تھی۔ ترجمہ :- اے رب! میری مدد کر کہ انہوں نے مجھ کو جھوٹا سمجھا ہے۔	رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۳۹﴾ المؤمنون ۲۳ 39
اللہ کے عذاب سے ڈر کر یہ دُعا مانگنے کی ہر مومن کو ہدایت ہوئی ہے کہ جب ظالموں پر عذاب آئے تو الٰہی مجھ کو اس آفت میں شامل نہ کرنا۔ ترجمہ :- اے رب! اگر تو مجھ کو (وہ عذاب) دکھانے لگے جو ان (کفار) سے	رَبِّ اِمَّا تُرِیَنِّیْ مَا یُوْعَدُوْنَ ﴿۹۳﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۹۴﴾ المؤمنون ۲۳ 93 تا 94

	وعدہ ہوا ہے تو اے ربّ مجھ کو ان گنہگار لوگوں میں (شمار) نہ کیجئے۔
رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾ المؤمنون ٢٣ آیت 97 تا 98	شیطانی وسوسوں سے امن میں رہنے کی دعا جو خدا تعالٰے نے خود تعلیم فرمائی ہے۔ ترجمہ:- اے پروردگار! میں شیطانوں کی چھیڑ (وسوسوں) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے پروردگار! میں اس سے (بھی) تیری پناہ مانگتا ہوں کہ شیاطین میرے پاس آئیں (اور بھڑکائیں)۔
رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ المؤمنون ٢٣ 109	طلبِ رحم و مغفرت کی دعا۔ خدا تعالٰے نے اس کے پڑھنے والوں کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ ترجمہ:- اے پروردگار! ہم ایمان لائے، تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب مہربانوں سے بہتر ہے۔
	یہ مغفرت و رحم طلب کرنے کی دعا ہے جو اللہ تعالٰے نے رسول اللہ ؐ کو تعلیم

فرمائی۔ تاکہ امت بھی آپ کی اس استغفار کی اقتدا کرے۔ ترجمہ:۔ اے میرے پروردگار (ہمارے قصور) معاف کر اور (ہمارے حال پر) رحم فرما۔ اور تو (سب) رحم کرنیوالوں سے بہتر (رحم کرنے والا) ہے۔	رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ المؤمنون ۲۳ (118)
یہ عذابِ دوزخ سے محفوظ رہنے کی دُعا ہے۔ ترجمہ:۔ اے ہمارے پروردگار! عذابِ دوزخ کو ہم سے دُور رکھ، (کیونکہ) دوزخ کا عذاب (بڑی بھاری) مصیبت ہے۔	رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ الفرقان ۲۵ (65)
یہ نیک عمل کی توفیق، صالح اہل و عیال اور اطمینانِ قلب کی دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس دُعا اور اس سے ماقبل دُعا کو اپنے خاص بندوں کی دُعا فرمایا ہے۔ ترجمہ:۔ اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں سے اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما،	رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ الفرقان ۲۵ (74)

اور ہم کو پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔

یہ دُعا حضرت سلیمانؑ نے نیک عمل کی توفیق اور انجام بخیر کے لئے کی تھی۔ اغنیار کے لئے خاص طور پر مناسبِ حال ہے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

النمل ۲۷

(۱۹)

ترجمہ :- اے میرے پروردگار! مجھ کو توفیق دے کہ جیسے جیسے احسانات تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کئے ہیں تیرے ان احسانات کا شکر ادا کروں اور زندگی بھر ایسے نیک عمل کرتا رہوں، جن کو تو پسند فرمائے اور (مرنے کے بعد) تو مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل کر۔

حضرت موسٰیؑ کے ہاتھوں بلا ارادہ ایک قبطی مارا گیا، جس سے دوسرے مصائب و فتن کا اندیشہ ہوا۔ چنانچہ آپ نے اس فعل پر نادم ہوکر یہ دُعا کی تھی :

رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

القصص ۲۸

ترجمہ :- اے میرے رب! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا، پس مجھ کو بخش دے۔

ترجمہ و تشریح	دعا
ظالموں کے شر سے حفاظت کی دعا حضرت موسیٰؑ نے مصر سے مدین کا رخ کیا، تو یہ دعا مانگی تھی : ترجمہ :- اے رب ! اس بے انصاف (ظالم) قوم سے مجھ کو بچالے ۔	رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝۲۱ القصص ۲۸
یہ طلبِ رزق کی دعا ہے۔ حضرت موسیٰ بہ حالتِ سفر و بے سروسامانی اس کو پڑھ کر حضرت شعیبؑ کے مہمان اور داماد ہوئے تھے ۔ ترجمہ :- اے میرے پروردگار ! میں اس بھلائی کا جو تو میری طرف اُتارے، محتاج ہوں ۔	رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝۲۴ القصص ۲۸
یہ حضرت لوطؑ کی دعا ہے جو انھوں نے ہجومِ اعداء و غلبۂ مخالفین دیکھ کر ان مفسدوں پر فتح پانے کے لئے کی تھی ۔ ترجمہ :- اے میرے پروردگار ! مفسد (شریر) لوگوں کے مقابلے میں میری مدد کر ۔	رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝۳۰ العنکبوت ۲۹

دعا	تشریح
رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿١٠٠﴾ الصّٰفّٰت ۳۷ (100)	صالح اولاد کی دُعا۔ جب حضرت ابراہیمؑ بیت المقدس میں تشریف لائے تو اولاد کے لئے یہ دُعا مانگی تھی: ترجمہ:- اے رب! مجھے (اولاد) عطا فرما (جو) سعادت مندوں میں سے (ہو)
اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ الزّمر ۳۹ (46)	یہ دُعا دین کے معاملات میں رفعِ اختلافات کے لئے وارد ہے۔ ترجمہ:- اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، چھُپے اور کھلے کے جاننے والے، تو ہی اپنے بندوں میں فیصلہ کرے، جس چیز میں وہ (باہم) جھگڑ رہے تھے۔
	فرشتے یہ دُعائے مغفرت اور انجام بخیر و حصولِ جنّت، مسلمانوں کے لئے مانگتے ہیں۔ ایمان دار بندوں کے حق میں خدا کی یہ سب سے بڑی نعمت و رحمت ہے کہ بندے اپنے دینی اور دنیاوی فائدے کے لئے تو ایمان لائیں اور عرشِ الٰہی اُٹھانے والے فرشتے، ایمان دار

بندوں کے حق میں دُعائیں کیا کریں۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۚ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

المؤمن ۴۰

7 تا 9

ترجمہ:۔ اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم سب چیزوں پر حاوی ہے۔ تو جو لوگ توبہ کرلے اور تیری راہ پر چلتے ہیں، ان کو بخش دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اور اے ہمارے پروردگار! ان کو ہمیشہ رہنے والے جنتوں میں داخل کر جن کا تونے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیبیوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں، ان کو (بھی) بے شک تو ہی زبردست (اور) حکمت والا ہے۔ اور ان کو (قیامت کے دن) خرابیوں سے محفوظ رکھ۔ اور جس کو تو اس دن خرابیوں سے محفوظ رکھے گا، تو اس پر تونے (بڑا) رحم کیا۔ اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

چوپایوں یا کشتی یا جہاز وغیرہ پر سوار ہونے کی دُعا۔ رسولُ اللہ صلے اللہ

آیت	ترجمہ و تشریح
	علیہ وسلم سوار ہوتے تو یہی تسبیح کہتے تھے۔
سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ 13 ۱۴ (14) الزُّخرُف ۴۳	ترجمہ :- وہ ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے بس میں کر دیا اور ہم اس کو قابو میں نہ لاسکتے تھے۔ اور ہم کو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے۔
	یہ نیک عمل کی توفیق ، نیک اولاد اور استقامت کی دُعا ہے۔ پختہ عمر لوگوں کو چاہیئے کہ یہ دُعا مانگا کریں:
رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰى وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (15) الاحقاف ۴۶	ترجمہ :- اے میرے رب ! مجھے توفیق دے کہ تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا، شکر کروں اور یہ کہ نیک کام کروں جس سے تو راضی ہو، اور میری اولاد میں نیک بختی پیدا کر۔ میں نے تیری طرف رجوع کیا (توبہ کی) اور میں تیرے فرماں بردار بندوں میں سے ہوں۔
	یہ دُعا حضرت نوح ؑ کی ہے، جب اپنی قوم پر تبلیغ کرتے کرتے اور اُس کی

أَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ القمر ۵۴ (15)	بے اثری دیکھ کر آپ عاجز آچکے تھے۔ گویا اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی شکستگی و تضرع کا اظہار ہے۔ ترجمہ:- (اے اللہ!) میں ہارا (عاجز ہو گیا) ہوں، پس تو (میرا) بدلہ لے (میری مدد فرما)۔
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ الحشر ۵۹ (15)	یہ توفیقِ اخوتِ اسلامی اور حسد و کینہ کے دفعیہ کی دُعا ہے جو خدا تعالیٰ نے اِس اُمت کے متاخرین کو سکھائی ہے۔ ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے گناہ معاف کر جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ایسا کر کہ جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کی طرف سے ہمارے دِلوں میں کسی طرح کا کینہ نہ آنے پائے۔ اے ہمارے پروردگار! تو بڑا شفقت رکھنے والا مہربان ہے۔
	یہ دُعا حضرت ابراہیمؑ اور ان کے وقت کے مسلمانوں کی ہے:

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ
أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا
لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنْتَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

الممتحنة ٦٠

(5) تا ٦

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! ہم
تجھ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری ہی
طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف
لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے پروردگار!
ہم کو کافروں (کے ظلم) کا تختۂ مشق نہ
بنا۔ اور اے ہمارے پروردگار! ہمارے
گناہ معاف کر بے شک تو زبردست (اور)
حکمت والا ہے۔

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا ۚ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(8) التحریم ٦٦

اِس دُعا کے پڑھنے والوں کو قیامت کے
میدان میں نور عنایت ہوگا

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! ہمارے
لئے ہمارا نور کامل کر دے اور ہمارے
گناہ بخش دے کیوں کہ تو ہر چیز پر
قدرت رکھتا ہے۔

یہ اپنے اور عام مسلمانوں کے لئے نجات
و مغفرت اور دشمنوں کے لئے ہلاکت کی
دُعا ہے جو حضرت نوحؑ نے مانگی تھی۔
والدین اور ساری اُمّتِ اسلامی کے حق
میں دُعائے خیر کرتے رہنا سنّتِ انبیاءؑ ہے

رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ (98) نُوح ۷۱	ترجمہ:- اے میرے پروردگار! مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو شخص میرے گھر میں ایمان دار ہو کر آئے اور تمام ایمان دار مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾ الفلق ۱۱۳ ١٦٦	نظرِ بد، [illegible] اور حسد کے دفعیہ کی دُعا ہے۔ رسول اللہ ؐ کے گھر والوں میں کوئی بیمار ہوتا تو آپؐ ان پر معوذتین پڑھ کر دَم کرتے تھے۔ ترجمہ:- میں صبح کے رب کی پناہ میں آیا ہر چیز کی بدی سے جو اُس نے بنائی۔ اور اندھیرے کی بدی سے جب سمٹ آئے (چھا جائے) اور عورتوں کی بدی سے جو گرہوں میں پھونک ماریں، اور بُرا چاہنے والے کی بدی سے، جب ٹوکنے (نظر) لگانے لگے (حسد کرنے لگے)۔
	وسوسہ اور آفات سے پناہ مانگنے کی دُعا ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم [illegible] اُس کے

علاج کے واسطے اللہ تعالےٰ نے یہ سورت اور اس سے ماقبل سورت نازل فرمائی اور ان کی تاثیر سے وہ اثر باذنِ اللہ تعالیٰ زائل ہوگیا۔

أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝١ مَلِكِ النَّاسِ ۝٢ إِلَٰهِ النَّاسِ ۝٣ مِن شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝٤ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝٦

الناس ۱۱۴

ا تا 6

ترجمہ :- میں لوگوں کے رب کی پناہ میں آیا، لوگوں کے (حقیقی) بادشاہ کی، لوگوں کے معبود (برحق) کی (پناہ میں آیا)۔ اس کی بدی سے جو بہکائے اور چھپ جائے۔ وہ جو لوگوں کے دل میں خیال ڈالتا ہے (خواہ وہ) جنوں میں (ہو) اور (یا) آدمیوں میں۔

علم و حکمت کی دعا

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝

آیت 83 الشعراء ۲۶

اے میرے پروردگار مجھے علم و حکمت عطا فرما اور نیک لوگوں میں شامل فرما

(آمین)
قبول فرما
اِسی طرح ہو
نامراد نہ کرنا

محمد اللہ

قدیمی کتب خانہ۔ مقابل آرام باغ۔ کراچی

فون : ۲۶۲۷۶۰۸

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ
مسنون دعائیں
عکسی
مترجم
جن کا ورد رکھنا دنیا و آخرت کی کامیابی کا اعلیٰ ترین زینہ ہے
مع اضافاتِ جدیدہ و نظرِ ثانی از مؤلف
مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری
ناشر
قدیمی کتب خانہ - آرام باغ - کراچی